سوال

(345) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلقہ کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلقہ عورت ام المومنین کا درجہ رکھتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو دوسری جگہ نکاح کرانے کا وہ حق رکھتی تھی یا نہیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ ام المومنین ایسے مقدس لقب کی بنیاد پر رشتہ زوجیت بحال رہنے کے ساتھ مشروط ہے پر ہے اور جب تک یہ رشتہ استوار رہے ام المومنین کا لقب بحال رہے گا، یعنی جب تک کوئی عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم

کے حرم پاک میں تھی وہ ام المومنین بھی تھی اور ظاہر ہے کہ طلاق موثر ہونے پر رشتہ زوجیت اپنے آپ ختم ہو جاتا ہے، لہذا جوں ہی کوئی عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجیت سے محروم ہوئی اسی وقت وہ ام المومنین کے مقدس لقب سے بھی محروم قرار پائی شاید یہی وجہ ہو کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہ نے اپنی باری ام المومنین حضرت عائشہؓ کو ہبہ کر دی تھی تاکہ ان کا یہ اعزاز بحال رہے۔ (ملاحظہ ہو صحیح بخاری ج3 ص785 لال المراۃ تھب یومھا من زوجھا نصر تھا۔)

رہا یہ سوال کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مطلقہ بی بی طلاق موثر ہونے کے بعد دوسری جگہ پر نکاح کر سکتی ہے یا نہیں تو علماء کے اس مسئلہ میں دو قول ہیں (1) ایک یہ کہ وہ کہیں نکاح نہیں کر سکتی (2) دوسرا یہ کہ دوسری جگہ نکاح کرنے کی مجاز ہے۔

1۔ نکاح امر مشروع ہے۔ (ھن لباس لکم وانتم لباس لھن) کے مطابق مطلقہ اور غیر مطلقہ ہر دو یہ ضرورت ہے، خواہ پیغمبر کی مطلقہ ہو یا غیر مطلقہ۔ لہذا اس کے اس جائز حق پر قدغن لگانا سراسر زیادتی ہے۔

2۔ کسی خوش نصیب مسلمان عورت کے لئے اس دنیا میں سب سے بڑا اعزاز یہ ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فداہ ابی وامی کے حرم پاک میں شامل ہو۔ جب کوئی عورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم پاک سے خارج قرار پا گئی تو ظاہر ہے کہ وہ ایک بہت بڑی سعادت سے محروم ہو گئی اور ایسی صورت میں اس کو کسی اور جگہ نکاح کرنے کی اجازت نہ دینا گویا اس کی باقی ماندہ زندگی مزید تلخ کرنا ہے حالانکہ حدیث میں ہے لا ضرر ولا ضرار۔ ارواء التعلیق

3۔ قرآن مجید سے بھی اس کا جواز معلوم ہوتا ہے، چنانچہ فرمایا:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۲۸ ... الأحزاب

أي : أعطيكن حقوقكن وأطلق سراحكن وقد اختلف العلماء في جواز تزويج غيره لهن لو طلقهن، على قولين، وأصحهما نعم لو وقع، ليحصل المقصود من السراح، والله أعلم (تفسير ابن كثير ص481 سورة احزاب ج3 مصری)

جملہ اسرحکن کی تفسیر میں امام ابن کثیر فرماتے ہیں کہ نئی جگہ نکاح کے متعلق علماء کے دو قول ہیں : صحیح یہ ہے کہ وہ نکاح کر سکتی ہے ۔ جواز کا پہلو اسرحکن سے نکلتا ہے ۔ حاصل یہ ہے کہ طلاق کے بعد وہ بیوی امہات المومنین کے زمرے سے خارج ہے اور اسے کسی دوسری جگہ نکاح کرنے کا حق حاصل ہے ۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص838

محدث فتویٰ